محرم الحرام اور اس کے تقاضے

محرم الحرام حرمت کے مہینوں میں سے ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں بارہ مہینوں کا تذکرہ کرتے ہوئے چار حرمت والے مہینوں کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ فرمایا:

﴿ان عدة الشهور عندالله اثنا عشر شهرا في كتاب الله يوم خلق السموت والارض منها اربعة حرم فلا تظلموا فيهن انفسكم۔﴾ (التوبۃ:۳۶)

تین مہینے پے درپے ذی القعدہ، ذوالحجہ اور محرم جبکہ ایک مہینہ رجب ہے۔ حدیث میں آپ کا ارشاد گرامی ہے:

((السنة اثنا عشر شهرا منها اربعة حرم ثلاثة متواليات ذوالقعدة، ذوالحجة والمحرم و رجب مضر الذى بين جمادى وشعبان)) (بخاری شریف)

حج سے ایک مہینہ پہلے اور ایک مہینہ بعد لوگ قتال بند کر دیتے تا کہ حجاج بخیر وعافیت مکہ مکرمہ آئیں، فریضہ حج ادا کریں اور بخیر وعافیت واپس چلے جائیں اور ایسے رجب کا مہینہ میں لوگ عمرے کی غرض سے آتے۔ تب بھی انہیں پُر امن ماحول میسر ہوتا۔ اسلام میں بھی ان مہینوں کی حرمت کو برقرار رکھا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ تعلیم دی کہ ہم بھی ان مہینوں میں اپنے آپ پر ظلم نہ کریں۔ امام قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حرمت والے مہینوں میں ظلم کا گناہ دوسرے مہینوں کی نسبت کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ اور سب سے بڑا ظلم شرک ہے۔ جس کا اظہار ماہِ محرم میں کثرت سے ہوتا ہے۔ بعض لوگ شرکیہ نعرے لگاتے ہیں اور غیر اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔ اس مہینے میں دنگا فساد اور لڑائی جھگڑے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے محرم کا مہینہ بڑی اہمیت اور عظمت والا ہے۔ اس میں کفار سے جنگ بھی نہیں کرنی چاہیے۔ الا کہ وہ جنگ پر مجبور کر دیں۔ چہ جائیکہ مسلمان آپس میں دست وگریباں ہوں اور ایک دوسرے کے خون کو مباح سمجھیں۔

ماہِ محرم کی فضیلت کے حوالے سے رسول اکرم ﷺ کے ارشادات موجود ہیں۔ آپ نے فرمایا:

((افضل الصيام بعد رمضان شهر الله المحرم وافضل الصلاة بعد الفريضة صلاة

اللیل)) (صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((ما رایت النبی ﷺ یتحری صیام یوم فضلہ علی غیرہ الا ھذا الیوم یوم عاشورا وھذا الشھر یعنی شھر رمضان)) (بخاری)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے یوم عاشورا کے علاوہ کسی اور دن کے روزے رکھنے کو فوقیت دی ہو سوائے رمضان المبارک کے۔

اور اسی طرح یوم عاشورا کا روزہ رکھنے کی تلقین فرماتے۔ جس کا اہتمام صحابہ کرام فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ربیع بنت معوذ فرماتی ہیں: رسول اکرم ﷺ نے مدینہ کے اردگرد بستیوں میں اعلان کرادیا کہ عاشورا کا روزہ رکھیں۔ چنانچہ ہم خود اور اپنے بچوں کو روزہ رکھواتے اور جب وہ کھانے کے لیے روتے تو ہم انہیں کھلونے دے دیا کرتے تھے تاکہ افطاری تک دل بہلاتے رہیں۔

ہونا تو یہ چاہیے کہ ہم محرم الحرام کا دل و جان سے احترام کریں اور اسلامی تعلیمات کے مطابق طرز عمل اختیار کریں اور کسی کو شکوہ و شکایت کا موقعہ نہ دیں۔ دوسروں کے ساتھ زیادتی اور اپنے پر ظلم نہ کریں۔ اپنی زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ دیں۔ مگر افسوس کہ ایسا ہوتا نہیں۔ محرم الحرام کے آتے ہی حالات سنگین ہو جاتے ہیں اور پورے پاکستان میں ہنگامی حالت نظر آتی ہے۔ ایسے میں ہمیں اپنی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی چاہئیں۔ چند ایک یہ ہیں:

۱۔ اہل تشیع چونکہ محرم کے پہلے عشرے میں مجالس عزا منعقد کرتے ہیں ان کے نزدیک مجالس اور عزاداری عبادت کا درجہ رکھتی ہیں۔ لہذا یہ ان کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ حالات کو پرسکون رکھنے میں کلیدی کردار ادا کریں۔ شائستہ گفتگو کے ساتھ دوسروں کے جذبات کا احترام کریں اور کسی کو اشتعال انگیزی کا موقعہ نہ دیں۔

۲۔ عموماً طور پر یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ شیعہ سنی فساد میں کوئی تیسرا عنصر فائدہ اٹھاتا ہے۔ باہمی اختلافات کو اچھالتا ہے۔ اس پر قابو پانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ کہ وہ اپنی خفیہ ایجنسیوں

کے ذریعے کڑی نگرانی کریں اور ایسے عناصر کو یہ موقعہ نہ دیا جائے کہ امن و امان کی صورت کو خراب کریں۔

۳۔ تمام علماء کرام کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بھی حالات کو پُرسکون رکھنے میں اپنا کردار ادا کریں۔ جذبات کی بجائے ہوش سے کام لیں اور فضا کو خوشگوار رکھیں۔ نیز کسی جگہ اگر لوگ مشتعل ہوں تو بھی انہیں پُرسکون رہنے کی تلقین کریں۔ یہی وقت کا تقاضا ہے۔ خصوصاً ایسے حالات میں جبکہ بھارت خود اشتعال انگیزی کر رہا ہے۔ وطن کی سالمیت اور بقاء کے لیے ہمیں اپنے جذبات کی قربانی دینا ہوگی۔

۴۔ پاکستان کی تمام سیاسی قوتوں کو بھی اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ تاکہ لوگوں میں اچھا پیغام جائے۔ نیز عوام بھی وسیع تر مفاد کے لیے پُرسکون رہیں اور حالات پر نظر رکھیں۔ اپنے گرد و پیش کے لوگوں کا جائزہ لیں تاکہ کوئی شرپسند فساد کا باعث نہ بنے۔

اُمید ہے تمام ذمہ داران محرم الحرام کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھیں گے اور معروضات پر غور فرمائیں گے۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆

فلسطین ...... عالم اسلام کی خاموشی !

عالمی دہشت گرد اسرائیل کی وحشیانہ بمباری سے غزہ میں سینکڑوں فلسطینی شہید اور زخمی ہو گئے ہیں۔ جن میں بوڑھے، بچے اور عورتیں بھی شامل ہیں۔ حماس کے مرکزی دفتر اور سابق وزیر اعظم اسماعیل حانیہ کے گھر کو خصوصی نشانہ بنایا گیا۔ فلسطینی صدر محمود عباس اور فلسطین کی پارلیمنٹ کی عمارت کو بھی تباہ کر دیا گیا۔ ہنوز یہ حملے جاری ہیں۔

اسرائیل کی فلسطین کے خلاف کھلی جارحیت ایک عرصہ سے جاری ہے۔ ایسی ظالمانہ کاروائیاں روز کا معمول بن چکی ہیں۔ چونکہ اسے عالمی غنڈوں کی پشت پناہی اور سلامتی کونسل کی آشیرباد حاصل ہے